الباطل فإنه لا أجر فيه بالاستعمال حقائق (ولا تملك المنافع بالإجارة الفاسدة بالقبض، بخلاف البيع الفاسد)....

(الفاسد) من العقود (ما كان مشروعا بأصله دون وصفه، والباطل ما ليس مشروعا أصلا) لا بأصله ولا بوصفه (وحكم الأول) وهو الفاسد (وجوب أجر المثل بالاستعمال) لو المسمى معلوما ابن كمال (بخلاف الثاني) وهو الباطل فإنه لا أجر فيه بالاستعمال حقائق

قوله: (والباطل ما ليس مشروعا أصلا) لا بأصله ولا بوصفه) لأنه حيث فسد الأصل فسد الوصف لتبعيته والباطل كأن استأجر بميتة أو دم أو استأجر طيبًا ليشمه أو شاة لتتبعها غنمه أو فحلًا لينزو أو استأجر رجلًا لينحت له صنمًا أو يزخرف له بيتًا بتصاوير، أو قال أَمِيرُ الْعَسْكَرِ لِمُسْلِمٍ أَوْ ذِمِّيٍّ: إنْ قَتَلْت ذَلِكَ الْفَارِسَ فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَم فَقَتَلَهُ لَا شَيْءَ لَهُ.....

قوله:(فَإِنَّهُ لَا أَجْرَ فِيهِ بِالِاسْتِعْمَالِ) ظاهره:ولو معدا للاستغلال؛لأنه إنما يجب الأجر فيه إذا لم يستعمله بتأويل عقد أو ملك كما سلف، وهنا استعمله بتأويل عقد باطل ويحرر!.....والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

محمد سهل

محمد سهل حيدر آبادی غفرله ولوالديه

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی

۲۴-۱۲-۱۴۴۷ھ

الجواب صحیح

بنده محمد تقی عثمانی عفی عنه

۲۴-۱۲-۱۴۴۷

الجواب صحیح

محمد عبد المنان

۲۵/ ذی الحجہ/ ۱۴۴۷ھ

الجواب صحیح

بنده ابراہیم عیسیٰ

۲۵-۱۲-۱۴۴۷ھ

الجواب صحیح

بنده محمد الکاظمی عفی عنه

۲۵-۱۲-۱۴۴۷

الجواب صحیح

حسین احمد عفی عنه

۲۵/۱۲/۱۴۴۷ھ

الجواب صحیح

۲۷-۱۲-۱۴۴۷

الجواب صحیح

عبد المحسن

۲۷/۱۲/۱۴۴۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّيًا

(۱)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں آپ کے لیے کرپٹو کرنسی کے ذریعہ مذکورہ دونوں کتابیں خریدنا جائز نہیں تھا؛ کیونکہ ماہرین کی اب تک کی تحقیق اور رائے کے مطابق کرپٹو کرنسی مال نہیں ہے، بلکہ محض کھاتہ میں فرضی نمبروں کا اندراج ہے، چاہے وہ USDT کی صورت میں ہو یا کرپٹو ٹوکن کی صورت میں ہو، اس لیے کرپٹو کرنسی سے خریدنا جائز نہیں ہوا، جس کی وجہ سے آپ ان کتابوں کے مالک نہیں ہوئے، اور نہ ہی آپ کے لیے ان کو آگے بیچنا جائز ہے، بلکہ آپ پر لازم ہے کہ آپ یہ کتابیں اسی شخص کو لوٹا دیں جس سے آپ نے خریدی ہیں۔

فقه البيوع: فق:۴۲۷و۴۳۴

والثّاني: ما بطل بسبب انعدام ماليّة المبيع أو الثّمن شرعاً:ويدخل فيه صور آتية:۱- بيعُ الخمر أو الخنزير أو الميتة أو الدّم المسفوح أو الحرّ، وكلّ ما لا يُعتبر مالاً في الشّرع.....
حكمُ البيع الباطل: أنّه لا يترتّب عليه أيُّ أثرٍ من آثار البيع، حتّى إنّ المشتريَ لا يملك المبيعَ، وإن قَبَضه، وهذا متّفق عليه.

(۲)۔۔۔ ماہرین کی اب تک کی تحقیق اور رائے کے مطابق کرپٹو کرنسی مال نہیں ہے، بلکہ محض کھاتہ میں فرضی نمبروں کا اندراج ہے، جیسا کہ نمبر (۱) میں بیان ہوا اس لیے صورتِ مسئولہ میں آپ کے لیے کرپٹو کرنسی کے ذریعہ تعلیمی کورس حاصل کرنا درست نہیں ہوا، نیز یہ خلاف قانون ارسال کیا گیا تھا، لہٰذا آپ کے لیے اس کورس کو استعمال کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی آگے کسی کو دینا جائز ہے، اب آپ پر لازم ہے کہ اس کورس کو استعمال نہ کریں اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کریں، اور چونکہ سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق یہ کورس ڈیجیٹل شکل میں ہے، جو بھیجنے والے کے پاس موجود ہے اس لیے اب آپ اس مجموعہ کو اور اس میں آنے والے مذکورہ کورس سے متعلق مکمل مواد کو حذف کر دیں۔

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام (۱/ ۵۱۲):

(المادة ۴۵۹) لا تلزم الأجرة في الإجارة الباطلة بالاستعمال لكن تلزم أجرة المثل إن كان مال الوقف أو اليتيم. والمجنون - في حكم اليتيم.

لا تلزم الأجرة في الإجارة الباطلة باستعمال المأجور واستيفاء المنفعة منه ولو كان المأجور معدا للاستغلال؛ لأن الإجارة لما كانت حينئذ باطلة وغير منعقدة أصلا كان ما في ضمنها باطلا أيضا فيكون انتفاع المستأجر بالمأجور بدون عقد وهو من قبيل ما ورد في المادة ۴۷۲ (راجع المادة ۵۲) .

حاشية الطحطاوي على الدر(۸۸/۱۰)

(الفاسد) من العقود (ما كان مشروعا بأصله دون وصفه، والباطل ما ليس مشروعا أصلا) لا بأصله ولا بوصفه (وحكم الأول) وهو الفاسد (وجوب أجر المثل بالاستعمال) لو المسمى معلوما ابن كمال (بخلاف الثاني) وهو

جاری ہے۔